سوال

(13)بیماری کے سبب رونے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بیمار ہوں اور کبھی کبھی اپنی المناک حالت پر غیر ارادی طور پر رونے لگتی ہوں، تو کیا اس طرح رونے کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتراض اور اس کے فیصلے پر عدم رضا کا اظہار ہے؟ نیز کیا بیماری کے بارے میں رشتے داروں سے بات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے میں داخل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر رونا آہ فغاں (چیخ وپکار) کے بغیر صرف آنسوؤں کی صورت میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ الْعَيْنَ تَدمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُولُ ان شاء اللہ اِلاَ مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ) (کنز العمال 15 42483)

''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کچھ کہیں گے ان شاء اللہ جو ہمارے رب کو راضی کرے۔ ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔''

اس مفہوم کی کئی اور احادیث بھی واردہیں۔ اسی طرح اگر آپ بیماری سے متعلق اپنے عزیزوں سے بات کرتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی اور اس کا شکریہ ادا کرتی ہیں اس سے صحت وعافیت کا سوال کرتی اور جائز اسباب اپناتی ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم آپ کو صبر وثابت قدمی کی وصیت کرتے ہیں۔ آپ کو خیر کی خوشخبری دینا چاہتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر 39 10)

''ثابت قدم رہنے والوں کو ان کا اجر بے شمار ملے گا۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لاَيُصِيبُ الْمَرْءَ الْمُؤْمِنَ مِن نَصَبٍ، وَلاَوَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ، وَلاَ حُزْنٍ، وَلاَ غَمٍّ، وَلاَأَذًى حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا، اِلاَّ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطَايَاهُ) (کنز العمال 3 6848)

''بندۂ مسلم کو کوئی غم واندوہ، تھکاوٹ اور بیماری لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی تکلیف، حتیٰ کہ کانٹا تک نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ ان سب کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

نیز فرمایا:

(مَن يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيرًا يُصِب مِنهُ) (صحیح البخاری 7 149)

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے تکلیف سے دوچار کر دیتا ہے۔''

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو صحت و عافیت سے نوازے، قلب و عمل کی اصلاح فرمائے تحقیق وہ سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ شیخ ابن باز

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

عقیدہ، صفحہ: 49

محدث فتویٰ